8 ادائیگیوں کا توازن

8.1 عمومی جائزہ

مالی سال11ء کے دوران پاکستان کے بیرونی کھاتوں میں غیر متوقع طور پر بہتری دیکھی گئی جس سے معیشت کو سانس لینے کی مہلت مل گئی۔ تاہم معیشت میں یہ بہتری مقامی کاروباری ماحول سے زیادہ عالمی منڈی میں امید افزا پیش رفت کے باعث آئی ہے۔ خصوصاً پاکستانی برآمدات کی قیمت اور طلب میں اضافے کے ساتھ ساتھ ترسیلاتِ زر میں شاندار نمو کی وجہ سے ملکی بیرونی صورتحال میں بہتری دیکھی گئی۔

جدول 8.1: بیرونی حسابات کا خلاصہ

ارب امریکی ڈالر

	م س10ء	م س11ء	مطلق تبدیلی	فیصد تبدیلی
الف۔ جاری کھاتہ	**-3.9**	**0.3**	**-4.2**	**-107.7**
(i) تجارتی توازن	-11.5	-10.5	-1.0	-8.7
برآمدات	19.7	25.3	5.6	28.4
درآمدات	31.2	35.8	4.6	14.7
(ii) نادیدہ توازن	7.6	10.7	3.1	40.8
ترسیلات	8.9	11.2	2.3	25.8
ب۔ مالی اور سرمایہ کھاتہ	**5.2**	**2.2**	**-3.0**	**-57.4**
براہ راست بیرونی سرمایہ کاری	2.2	1.6	-0.6	-26.8
بیرونی جزدانی سرمایہ کاری	-0.06	0.3	0.4	639
دیگر سرمایہ کاری	3.1	-0.1	-3.2	-104.7
ج۔ اغلاط و بھول چوک	-0.01	0.01	0.0	-281.3
د۔ مجموعی توازن	**1.3**	**2.5**	**1.2**	**96.9**

ماخذ: بینک دولت پاکستان

م س11ء کے دوران درآمدات سے زیادہ برآمدات میں مطلق اضافہ دیکھا گیا (**جدول 8.1**) جس کے نتیجے میں تجارتی خسارہ، جو ماضی میں بیرونی کھاتوں میں بگاڑ پیدا کرنے والا اہم عنصر تھا، قابو میں رہا اور گذشتہ سال کے مقابلے میں 8.7 فیصد کم ہوا۔ ساتھ ہی ترسیلات زر میں 25.8 فیصد اضافے سے مدد ملی اور مجموعی طور پر ایک کروڑ 12 لاکھ ڈالر کی ترسیلات زر موصول ہوئیں جو غیر معمولی طور پر بلند ہے۔ نتیجتاً پاکستان کے بیرونی کھاتے میں چھ سال لگاتار خسارے کے بعد میں 0.3 ارب ڈالر فاضل رہے۔

شکل 8.1: بیرونی کھاتہ

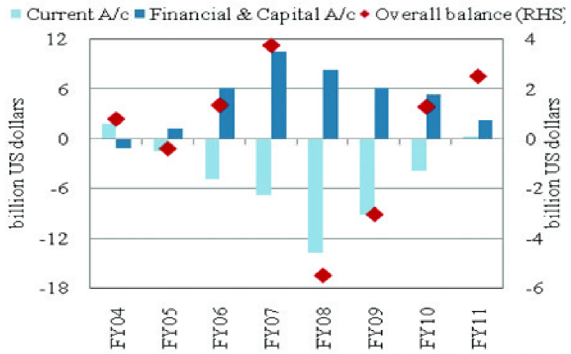

Source: State Bank of Pakistan

دوسری جانب م س11ء کے دوران مالی کھاتے کے فاضل میں گذشتہ سال کے مقابلے میں کمی واقع ہوئی جس کا سبب قرضوں اور بیرونی نجی سرمایہ کاری کا کم ہونا ہے۔ اس کے باوجود جاری کھاتے میں بہتری مالی کھاتے کے فاضل میں کمی کے اثر کو زائل کرنے کے لیے کافی تھی۔ نتیجتاً م س11ء میں پاکستان کا مجموعی بیرونی کھاتہ بہتر ہوا اور اس میں گذشتہ سال 1.3 ارب ڈالر کے مقابلے میں 2.5 ارب ڈالر ریکارڈ فاضل رقم موجود ہے (**جدول 8.1**)۔

بیرونی کھاتے کا فاضل زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافے کی شکل میں ظاہر ہوا جو جون 2011ء کے اختتام پر 18.2 ارب امریکی ڈالر کی ریکارڈ سطح پر پہنچ گئے جبکہ گذشتہ سال کے اسی عرصے تک 16.9 ارب ڈالر تھے۔ پورے سال بیرونی کھاتے کی اطمینان بخش صورتحال کے باعث م س11ء میں روپے پر دباؤ نمایاں طور پر کم رہا۔ اسی لیے روپے کی قدر میں صرف 0.7 فیصد کی کمی ہوئی۔

م س11ء میں بیرونی شعبے کی اچھی کارکردگی کے باوجود ساختی مشکلات -- کیونکہ پیداواری آمیزے اور برآمدی منڈیوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی -- کی وجہ سے یہ شعبہ اب بھی ضرر پذیر ہے۔ سرمایہ اور مالی رقوم میں مسلسل کمی بھی باعث تشویش ہے۔ م س11ء میں مسلسل چوتھے برس مالی کھاتے کے فاضل میں کمی دیکھی گئی اور م س12ء کی پیش گوئی سے ظاہر

ہوتا ہے کہ یہ رجحان جاری رہنے کا امکان ہے(**شکل 8.1**)۔ گذشتہ سال کے مقابلے میں براہِ راست بیرونی سرمایہ کاری، ایکویٹی تمسکات اور قرضے کی مد میں رقم کی آمد بدستور کم ہے۔ کمزور معاشی حالات اور امن و امان کی خراب صورتحال کے پیش نظر مستقبل قریب میں براہِ راست بیرونی سرمایہ کاری اور ایکویٹی تمسکات میں بہتری کا کوئی امکان نہیں ہے۔ مزید برآں آئی ایم ایف کے پروگرام کے تعطل کے باعث عالمی مالی اداروں سے رقوم کی آمد کم رہے گی۔ اس لیے اگر جاری کھاتے میں بگاڑ آیا جیسا کہ 2006ء تا 2008ء میں ہوا تھا تو مالی کھاتے سے مدد نہیں مل سکے گی۔ اس کے برعکس آئی ایم ایف کے قرضوں کی واپسی کے باعث مالی کھاتے پر دباؤ آسکتا ہے(**جدول 8.2**)۔

جدول 8.2: آئی ایم ایف کو مقررہ مدت میں رقوم کی واپسی کا تخمینہ

ملین امریکی ڈالر (1 ایس ڈی آر=1.5755 امریکی ڈالر)

مدت	بازادائیگی	سال کی کل بازادائیگی
تیسری سہ ماہی م س 12ء	407	
چوتھی سہ ماہی م س 12ء	519	926
پہلی سہ ماہی م س 13ء	407	
دوسری سہ ماہی م س 13ء	670	
تیسری سہ ماہی م س 13ء	821	
چوتھی سہ ماہی م س 13ء	821	2719
پہلی سہ ماہی م س 14ء	972	
دوسری سہ ماہی م س 14ء	972	
تیسری سہ ماہی م س 14ء	564	
چوتھی سہ ماہی م س 14ء	564	3072

ماخذ: آئی ایم ایف ویب سائٹ

8.2 جاری حسابات کا توازن

گذشتہ دو برسوں سے جاری حسابات کے توازن میں جو بہتری دیکھی گئی تھی وہ م س 11ء میں بھی جاری ہے۔ مسلسل چھ برس تک خسارے کے بعد جاری حسابات میں 0.3 ارب ڈالر فاضل ہیں (**شکل 8.2**)۔

شکل 8.2: جاری کھاتے کی ہیئت ترکیبی

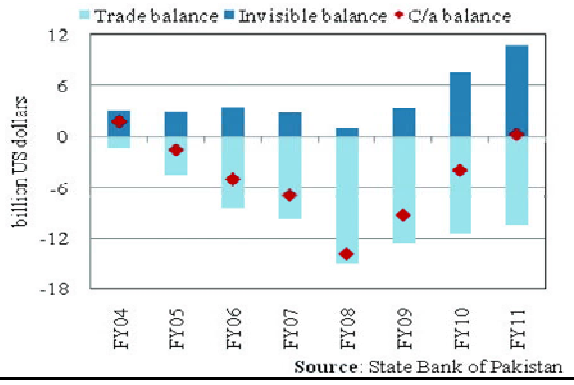

8.2.1 تجارتی کھاتہ

م س 11ء میں مسلسل تیسرے برس پاکستان کے تجارتی خسارے میں کمی ہوئی۔ گذشتہ سال کے برخلاف، جب برآمدات گھٹنے کے باعث تجارتی خسارہ کم ہوا تھا، اس برس برآمدات بڑھنے کی وجہ سے تجارتی خسارہ کم ہوا۔ اگرچہ درآمدات میں بھی 14.7 فیصد اضافہ ہوا تاہم برآمدی نمو نے درآمدی نمو کو پیچھے چھوڑ دیا (**شکل 8.3**)۔

شکل 8.3: تجارتی کھاتہ

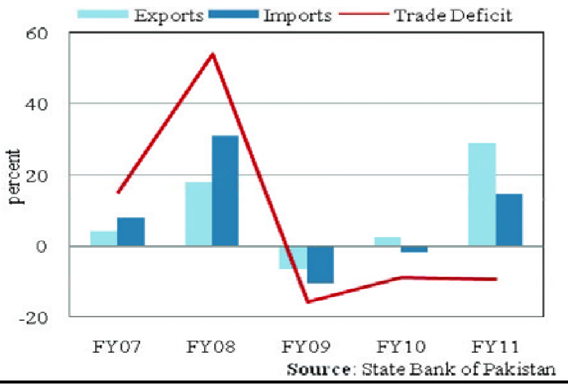

برآمدات میں اضافے کا سبب بنیادی طور پر کپاس کی بلند عالمی قیمتیں تھیں۔ ٹیکسٹائل مصنوعات کی بہتر اکائی قیمتوں سے ٹیکسٹائل برآمد کنندگان کو مدد ملی۔ اگرچہ ٹیکسٹائل برآمدات کی مقدار میں بھی معمولی اضافہ ہوا تاہم اس میں نمایاں عنصر قیمت کے اثر کا ہے۔ ٹیکسٹائل کے علاوہ انجینئرنگ کی اشیا، کیمیکلز اور ادویات، چمڑے کی مصنوعات، پھل اور مچھلی کی برآمدات میں مثبت نمو دیکھی گئی۔

پٹرولیم اور غیر پٹرولیم درآمدات دونوں میں اضافہ ہوا۔ جیسا کہ برآمدات کے معاملے میں ہوا ہے اسی طرح درآمدی بل میں اضافے کا اہم سبب اشیا کی عالمی قیمتوں خصوصاً پٹرولیم مصنوعات، پام آئل اور شکر کی قیمتوں میں اضافہ ہے (تجارت پر تفصیلات کے لیے **سیکشن 8.4** ملاحظہ کیجیے)۔

8.2.2 نادیدہ کھاتہ

نادیدہ کھاتہ خدمات (جیسے سفر، بیمہ، مواصلات وغیرہ)، بیرون ملک سے آمدنی اور جاری منتقلیوں پر مشتمل ہے۔ م س11ء کے دوران اس میں 10.7 ارب امریکی ڈالر فاضل رہے اور گزشتہ سال کے مقابلے میں 40.8 فیصد سے زائد نمو ہوئی۔

م س11 میں جاری منتقلیاں 24.8 فیصد بڑھ گئیں جبکہ گزشتہ سال 12.6 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ جاری منتقلیوں میں مسلسل اضافے کا بڑا سبب کارکنوں کی ترسیلات ہیں، جو تاریخی سطح پر پہنچ گئیں۔ درحقیقت نادیدہ کھاتے میں 60 فیصد اضافہ ترسیلات زر بڑھنے کے باعث ہوا ہے (**جدول8.3**)۔

جدول8.3: جاری منتقلیاں

ملین امریکی ڈالر

	م س09ء	م س10ء	م س11ء
جاری منتقلیاں (خالص)	**11154**	**12562**	**15,683**
نجی منتقلیاں	10991	12006	14.863
کارکنوں کی ترسیلات	7811	8906	11201
جس میں مبادلہ کمپنیاں	2019	1504	1243
بیرونی کرنسی کے کھاتے۔مقیم افراد	-271	629	367
دیگر	3451	2471	3,295
جس میں مبادلہ کمپنیاں	247	101	331
سرکاری منتقلیاں	163	556	821
نقد گرانٹ	142	491	512
دیگر	21	65	309

ماخذ: بینک دولت پاکستان

کارکنوں کی ترسیلات

م س11ء میں مسلسل چھٹے برس کارکنوں کی ترسیلات میں اضافے کا رجحان جاری رہا اور اس سال ترسیلات زر میں کل 11.2 ارب ڈالر جمع ہوئے (**شکل 8.4**)۔ ترسیلات زر کی نمو کا باعث کئی عناصر ہیں: (1) بیرون ملک سرمایہ کاری مواقع کا کم ہونا، (2) ترسیلات کو بینکاری نظام کے ذریعے لانے کے لیے اسٹیٹ بینک اور حکومتی کوششیں،[1] (3) کھلی مارکیٹ کی غیر رسمی اضافت میں کمی، (4) کارکنوں کی مہارت کی سطح میں بہتری[2] اور (5) سیلاب سے متاثرہ گھرانوں کے لیے سمندر پار پاکستانیوں کی مدد۔ م س10ء کے برخلاف م س11ء میں تمام اہم ملکوں سے سمندر پار پاکستانیوں کی بھیجی گئی ترسیلات میں اضافہ ہوا (**شکل 8.5**)۔

شکل8.4: کارکنوں کی ترسیلات

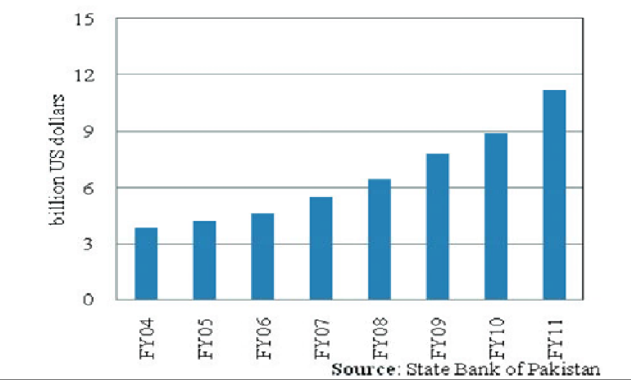

یہ کہا جاسکتا ہے کہ ترسیلات میں تمام تر اضافہ بینکاری نظام کے ذریعے بھیجی گئی رقوم کی وجہ سے ہوا جبکہ اسی مدت کے دوران مبادلہ کمپنیوں سے بھیجی گئی رقوم میں نمایاں کمی دیکھی گئی۔[3] بینکاری نظام کے ذریعے رقوم کے بہاؤ میں اضافے کے متعدد اسباب ہیں، جیسے: (1) حکومت کی طرف سے دی گئی مراعات کے باعث رقم بھیجنے کی لاگت میں کمی،[4] (2) مقامی بینکوں اور بیرونی اداروں کے درمیان شراکت داری کی وجہ سے رقم بھیجنے میں کم وقت صَرف ہونا اور (3) کچھ مبادلہ کمپنیوں کے خلاف سخت کارروائی۔

شکل8.5: ترسیلات بلحاظ ملک

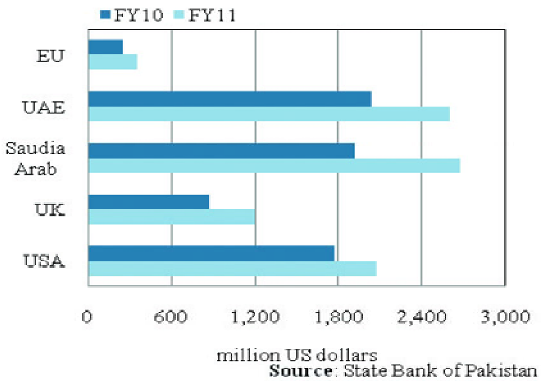

نادیدہ کھاتے کے دیگر عناصر میں م س11ء کے دوران خدمات کے کھاتے کے

1 پاکستان ریمی ٹینس انی شیٹو جیسے ایکسپریس منی کے تحت اقدامات اور بین البینک منتقلی کی سہولت کی شکل میں مراعات اور ٹیلی نار پاکستان کی طرف سے ایزی پیسہ کی مدد سے رسمی ذرائع سے ترسیلات زر میں اضافہ ہوا۔

2 آئی ایم ایف ورکنگ پیپر ?Remittances in Pakistan: Why Have They Gone up, and Why aren't They Coming Down، اگست 2011ء۔

3 م س11ء میں مبادلہ کمپنیوں کے ذریعے بھیجی جانے والی ترسیلات زر میں 15.5 فیصد کمی واقع ہوئی۔

4 م س11ء کے دوران بینکوں کے ذریعے آنے والی ترسیلات کا اوسط حصہ م س10ء کے 83 فیصد سے بڑھ کر 89 فیصد ہوگیا۔

خسارے میں 13.9 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال اس میں 50.0 فیصد کمی ہوئی تھی۔ خدمات کے کھاتے میں خسارہ گھٹنے کا سبب اتحادی سپورٹ فنڈ سے رقوم کی آمد کی پست سطح ہے۔ م س10ء کے 1.3 ارب ڈالر کے مقابلے میں اس میں 42.5 فیصد کمی ہوئی اور م س11ء میں 0.7 ارب ڈالر رہ گئے۔

م س11ء میں سرمایہ آمدنی کھاتے کے خسارے میں مسلسل دوسرے سال کمی ہوئی کیونکہ سرمایہ کاری آمدنی بڑھنے کی وجہ سے رقوم کی آمد میں 14 کروڑ 30 لاکھ ڈالر کا اضافہ ہوا۔ اس اضافے کا بڑا حصہ ذخائر پر سودی آمدنی میں اضافے اور بینکوں کی بیرون ملک سرمایہ کاری پر سودی آمدنی کا ہے۔[5,6]

اگرچہ سرکاری اور نجی بیرونی قرضوں پر آئی ایم ایف کے چارجز اور سود (اصل رقم نہیں) پر رقوم کے اخراج میں اضافہ ہوا تاہم براہِ راست بیرونی سرمایہ کاری اور جزدانی سرمایہ کاری دونوں مدوں میں رقوم کے اخراج میں کمی سے اس کا اثر زائل ہوگیا جس کے نتیجے میں م س11ء میں مجموعی اخراج میں 11 کروڑ ڈالر کی ہوئی۔

8.3 مالی کھاتہ

م س11ء میں مالی کھاتے کے فاضل میں مسلسل چوتھے سال کمی دیکھی گئی۔ مطلق لحاظ سے م س11ء کے دوران مالی کھاتے کے فاضل میں 3.0 ارب ڈالر گھٹ گئے جو گذشتہ چار برسوں میں سب سے بڑی کمی ہے **(شکل 8.6)**۔ دہشت گردی، توانائی کی قلّت، کرپشن جیسے دیرینہ مسائل کے باعث براہِ راست بیرونی سرمایہ کاری میں کمی واقع ہوئی جبکہ جزدانی سرمایہ کاری میں نسبتاً بہتری دیکھی گئی **(شکل 8.7)**۔[7]

م س11ء میں قرضوں کی تقسیم میں بھی تیزی سے کمی آئی جبکہ م س10ء میں اس میں اضافہ ہوا تھا۔ اس کمی کا سبب مئی 2010ء میں آئی ایم ایف اسٹینڈ بائی معاہدے کا تعطّل ہے جس کی وجہ سے دیگر عالمی مالی اداروں اور دوطرفہ امداد دینے والوں کی جانب سے آمدِ رقوم پر بھی اثر مرتب ہوا۔ دوسری جانب قرضوں کی قسط وار واپسی بڑھ گئی جس سے مالی کھاتے پر مزید دباؤ پڑا۔

مستقبل میں عالمی معیشت کی غیر یقینی صورتحال اور حکومت کے آئی ایم ایف پروگرام سے نکلنے کے سبب مالی کھاتے پر دباؤ جاری رہنے کا امکان ہے۔

شکل 8.6: مالی کھاتے کے فاضل میں کمی

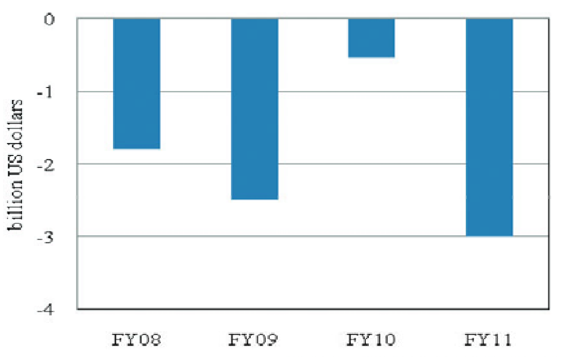

Source: State Bank of Pakistan

شکل 8.7: مالی کھاتے کے توازن کا ذریعہ

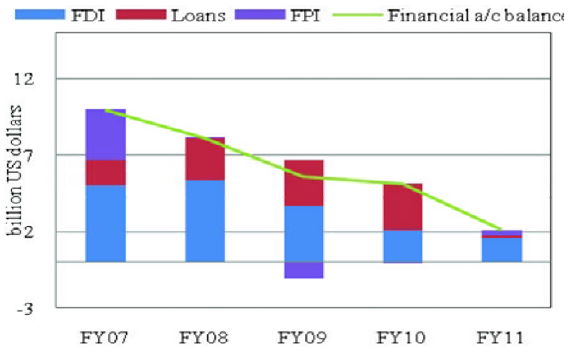

Source: State Bank of Pakistan

جدول 8.4: بیرونی سرمایہ کاری کی خالص آمد

ملین امریکی ڈالر

	م س10ء	م س11ء	مطلق	مطلق تبدیلی
بیرونی نجی سرمایہ کاری	**2738**	**1938**	**-800**	**-29**
براہِ راست سرمایہ کاری	2150	1573	-577	-27
جزدانی سرمایہ کاری	588	364	-223.4	-38
ایکویٹی تمسکات	601	364	-236.4	-39
قرضہ تمسکات	-13	-	13	100
بیرونی سرکاری سرمایہ کاری	**-652**	**-20**	**632**	**97**
جزدانی سرمایہ کاری	-652	-20	632	97
قرضہ تمسکات	-652	-20	632	97
کل	2086	1918	-168	-8

ماخذ: بینک دولت پاکستان

5 سرمایہ کاری آمدنی میں شہریوں کے بیرونی مالی اثاثوں وواجبات سے متعلق وصولیاں اور ادائیگیاں شامل ہیں۔ م س11ء کے دوران اسٹیٹ بینک کے ذخائر میں اوسطاً 2.6 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا۔

6 اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ کے ذخائر کے ایک حصے کی سرمایہ کاری کی گئی جو م س11ء کے دوران اوسطاً 2.6 ارب ڈالر زیادہ تھے۔

7 عالمی مسابقتی اشاریہ 2010ء-2011ء سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان ان ممالک میں دنیا کی دوسری بدترین جگہ ہے (139 ممالک میں 138 ویں نمبر پر) جہاں دہشت گردی کی وجہ سے کاروبار متاثر ہوتے ہیں۔

شکل 8.8: براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کے بہاؤ میں سال بسال نمو

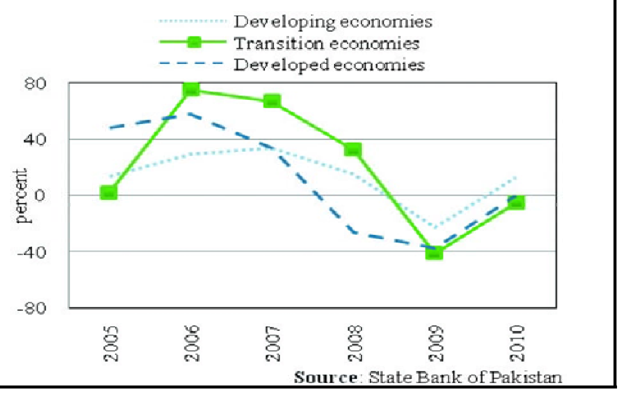

شکل 8.9: براہ راست بیرونی سرمایہ کاری کے بہاؤ میں مطلق تبدیلی

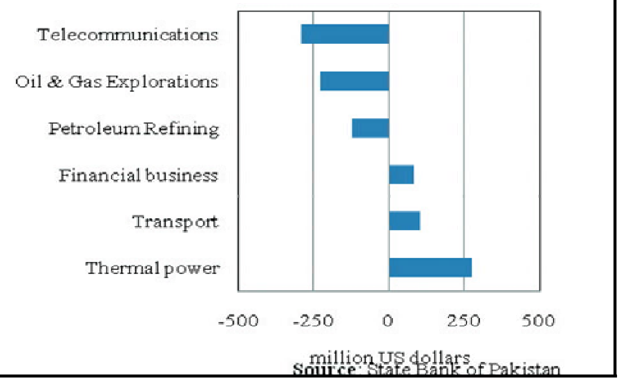

شکل 8.10: ایکویٹی اور قرضہ تمسکات میں سرمایہ کاری

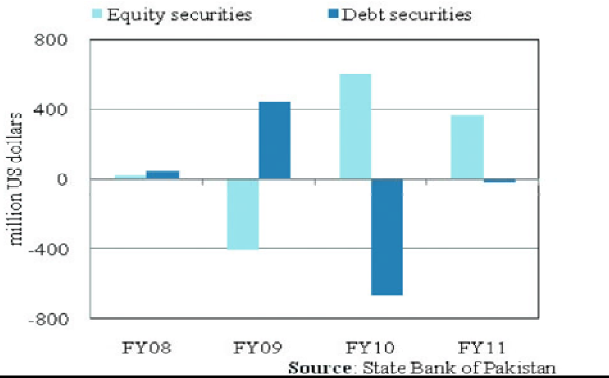

خالص بیرونی سرمایہ کاری

م س11ء کے دوران خالص بیرونی سرمایہ کاری میں 8.1 فیصد کمی ہوئی، جس کی بڑی وجہ بیرونی نجی سرمایہ کاری میں 80 کروڑ 6 لاکھ امریکی ڈالر کی نمایاں کمی ہے۔ اس وجہ سے بیرونی سرکاری سرمایہ کاری میں 63 کروڑ 20 لاکھ امریکی ڈالر کا اضافہ زائل ہوگیا (**جدول 8.4**)۔

براہِ راست بیرونی سرمایہ کاری

براہِ راست بیرونی سرمایہ کاری میں مسلسل تیسرے سال کمی دیکھنے میں آئی۔ براہِ راست بیرونی سرمایہ کاری میں سال بسال 26.8 فیصد کمی ایکویٹی سرمایہ اور نو سرمایہ کاری آمدنی دونوں کے گھٹ جانے کے باعث ہوئی۔ م س11ء کے دوران ایکویٹی سرمایہ میں 22.6 فیصد جبکہ نو سرمایہ کاری آمدنی میں 83.7 فیصد کمی آئی (**جدول 8.4**)۔

یہاں یہ بات بتانا ضروری ہے کہ 2009ء کے مقابلے میں 2010ء میں عالمی اقتصادی صورتحال بہتر ہوئی۔ 2010ء میں ترقی یافتہ، ترقی پذیر اور عبوری دور سے گذرنے والی معیشتوں میں براہِ راست بیرونی سرمایہ کاری دوبارہ تیزی سے آئی (**شکل 8.8**)۔ عالمی اقتصادی صورتحال سنبھل جانے کے باوجود 2010ء میں پاکستان کی براہِ راست بیرونی سرمایہ کاری مزید گھٹ گئی جس کا سبب کئی مقامی مسائل ہیں جس سے پاکستان میں کاروبار کرنے کی لاگت بڑھی ہے۔ شعبہ جاتی مخصوص مسائل جیسے ٹیلی مواصلات کے شعبے کی سیر شدگی اور توانائی کی شدید قلّت کی وجہ سے سرمائے کی آمد میں رکاوٹ پیدا ہوئی۔

شعبہ وار اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ براہِ راست بیرونی سرمایہ کاری میں بیشتر کمی ٹیلی مواصلات اور تیل و گیس کی تلاش کے شعبے میں ہوئی جبکہ بجلی اور مالی شعبے میں معتدل اضافہ ہوا (**شکل 8.9**)۔ شعبہ مواصلات میں کمی اس شعبے میں ممکنہ سیر شدگی کی عکاسی کرتا ہے۔ مزید برآں ٹیلی مواصلات کمپنیوں کا منافع سخت مسابقت، اشتہارات، بنیادی ضروریات اور توانائی کی بڑھتی ہوئی لاگت نے گھٹا دیا ہے۔ دوسری جانب تیل و گیس کی تلاش کے شعبے میں امن و امان کی خراب صورتحال (بلوچستان اور خیبر پختونخوا میں گیس پائپ لائن اور تیل کے ذخائر پر حملوں کا بڑھنا) تازہ براہِ راست بیرونی سرمایہ کاری کو اپنی طرف راغب کرنے کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہے کیونکہ اس مسئلے کی بنا پر ان کمپنیوں کو اپنی کارروائیوں کا دائرہ وسیع کرنے میں مشکلات پیش آ رہی ہیں۔

بیرونی جزدانی سرمایہ کاری

م س11ء میں بیرونی جزدانی سرمایہ کاری کی مجموعی صورتحال میں بہتری آئی کیونکہ قرضہ تمسکات میں رقوم کا اخراج م س10ء کے مقابلے میں بدستور کم رہا۔ تاہم م س11ء کے دوران ایکویٹی تمسکات میں سرمایہ کاری کم ہوئی (**شکل 8.10**)۔ کمزور معاشی امکانات اور پاکستانی کمپنیوں کے بارے میں سرمایہ کاروں کی منفی رائے کی وجہ سے 22 کروڑ 20 لاکھ ڈالر

کی کمی ہوئی۔ قرضہ تمسکات کے تحت م س11ء میں 2 کروڑ 10 لاکھ ڈالر کی ادائیگی کی گئی جبکہ م س10ء میں عرصیت مکمل کرنے والے صکوک بانڈز کے باعث 65 کروڑ 24 لاکھ ڈالر کی ادائیگی کی گئی تھی۔

طویل مدتی بیرونی قرضے (خالص)

م س11ء میں طویل مدتی بیرونی قرضوں (خالص) میں 61.7 فیصد کی بڑی کمی ہوئی جبکہ گذشتہ مالی سال میں 1.5 فیصد کا معمولی اضافہ ہوا تھا جس کا سبب مجموعی تقسیم میں 30.2 فیصد کمی تھی۔ مزید برآں سرکاری قرضوں کی قسط وار واپسی میں 15.4 فیصد اضافہ دیکھا گیا جس سے قرضوں (خالص) کی صورتحال میں مزید بگاڑ آیا۔ آئی ایم ایف پروگرام کی معطلی کے بعد سے حقیقی اور موعودہ قرضوں کے تناسب میں خاصی کمی آئی ہے۔ عالمی بینک اور ایشیائی ترقیاتی بینک دونوں نے 1.0 ارب ڈالر سے زائد کے قرضے دینے کا وعدہ کیا تاہم اب تک صرف 0.5 ارب ڈالر اور 0.4 ارب ڈالر وصول ہوئے ہیں۔

واجب الادا برآمدی بل

برآمدی آمدنی کی تاریخی سطح کے ساتھ ساتھ م س11ء میں مجموعی واجب الادا برآمدی بلز کا اسٹاک 79 کروڑ 30 لاکھ امریکی ڈالر بڑھ گیا جبکہ گذشتہ سال 42 کروڑ 20 لاکھ امریکی ڈالر کا اضافہ ہوا تھا۔ واجب الادا برآمدی بل عموماً مجموعی تجارتی برآمدات کا 2.0 تا 3.0 فیصد ہوتے ہیں۔ م س11ء میں کل برآمدات میں واجب الادا برآمدی بل 3.2 فیصد تھے۔ یہ اضافہ برآمد کنندگان اور کمرشل بینکوں میں واجب الادا برآمدی بلز کے اسٹاک کی وجہ سے ہوا۔

شکل 8.11: پاکستانی روپے میں تخفیف

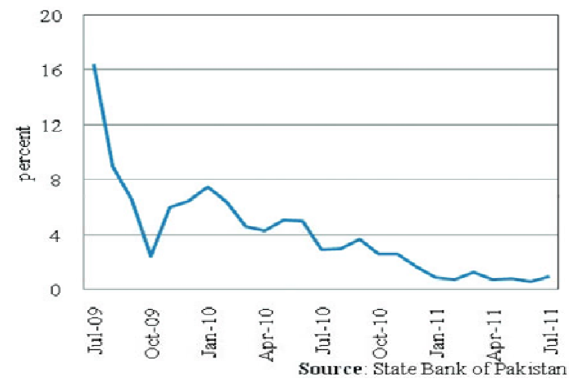

Source: State Bank of Pakistan

شکل 8.12: غیر رسمی اضافت اور شرح مبادلہ

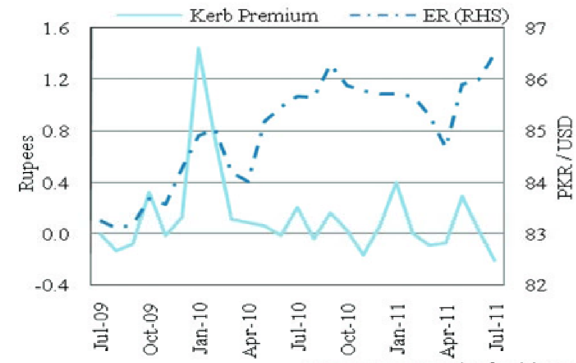

Source: State Bank of Pakistan

شرح مبادلہ

جیسا کہ پہلے ذکر کیا گیا سال کے زیادہ تر حصے کے دوران رقوم کے اخراج کے ساتھ رقوم کی آمد بھی ہوتی رہی اس لیے م س11ء میں پاکستان کے بیرونی شعبے کی صورتحال اطمینان بخش رہی ہے۔ بین البینک منڈی میں یہ اطمینان م س11ء کے دوران روپے/امریکی ڈالر کی شرح مبادلہ میں نسبتاً استحکام کے باعث ہے۔ م س11ء کے دوران روپے کی قدر میں 0.6 فیصد نامیہ تخفیف ہوئی جبکہ م س10ء میں 4.7 فیصد کمی ہوئی تھی۔ ماہانہ تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ م س11ء کے دوران شرح مبادلہ میں یکدم کمی ہونے کا کوئی واقعہ نہیں ہوا (**شکل 8.11**)۔[8]

غیر رسمی اضافت اور شرح مبادلہ

م س10ء کے مقابلے میں م س11ء کے دوران بیرونی شعبے کی اطمینان بخش کیفیت، روپے میں نسبتاً استحکام اور زرمبادلہ کے ذخائر میں بہتری کے باعث غیر رسمی اضافت خاصی کم رہی۔ م س11ء میں اوسط غیر رسمی اضافت بدستور 0.07 روپے رہی جبکہ م س10ء میں 0.23 روپے تھی۔ جیسا کہ م س10ء میں دیکھا گیا تھا م س11ء میں غیر رسمی اضافت میں تیزی سے اضافے کا کوئی واقعہ نہیں ہوا (**شکل 8.12**)۔

8 اگرچہ ستمبر 10ء میں بین البینک منڈی میں کچھ دباؤ دیکھا گیا جس کا سبب آئل مارکیٹنگ کمپنیوں کی طرف سے زرمبادلہ کے لیے بڑھتی ہوئی طلب تھی۔

روپیہ بمقابلہ دیگر بڑی کرنسیاں

اگرچہ امریکی ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر نسبتاً مستحکم رہی تاہم اس میں ین، یورو اور پاؤنڈ اسٹرلنگ کے مقابلے میں بالترتیب 16.3، 9.7 اور 7.0 فیصد کمی ہوئی۔ یہ کمی عالمی بازار مبادلہ میں بڑی کرنسیوں کے تغیر کے مطابق تھی۔ م س11ء کے دوران امریکی ڈالر کے مقابلے میں ین، یورو اور پاؤنڈ اسٹرلنگ میں بالترتیب 5.2، 6.6 اور 4.0 فیصد اضافہ ہوا (**شکل 8.13**)۔ امریکی معیشت کی سست بحالی کے امکانات اور امریکی سرکاری قرضوں کی حد کے مسئلے میں تاخیر کے باعث امریکی ڈالر کمزور رہا۔

شکل 8.13: اہم کرنسیوں کے مقابلے میں روپے میں اضافہ (+)/ تخفیف (-)

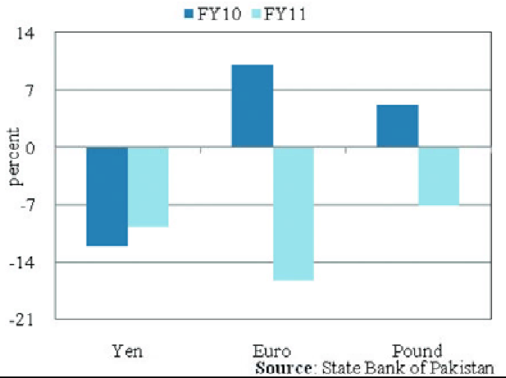

Source: State Bank of Pakistan

مؤثر شرح مبادلہ

اگرچہ م س11ء میں روپے اور ڈالر کی مساوات نسبتاً مستحکم رہی تاہم نامیہ مؤثر شرح مبادلہ میں 9.2 فیصد کمی واقع ہوئی جو م س10ء کی 2.1 فیصد کمی کے مقابلے میں خاصی زیادہ ہے، جس سے دیگر بڑی کرنسیوں کے مقابلے میں روپے کی کمزوری ظاہر ہوتی ہے۔ دوسری جانب م س11ء کے دوران حقیقی مؤثر شرح مبادلہ میں 0.76 فیصد کمی ہوئی جبکہ م س 10ء میں 8.3 فیصد اضافہ ہوا تھا (**شکل 8.14**) جس سے کچھ مسابقت بڑھی ہے۔

شکل 8.14: نامیہ مؤثر شرح مبادلہ نسبتی اشاریہ قیمت اور حقیقی مؤثر شرح مبادلہ میں تبدیلی

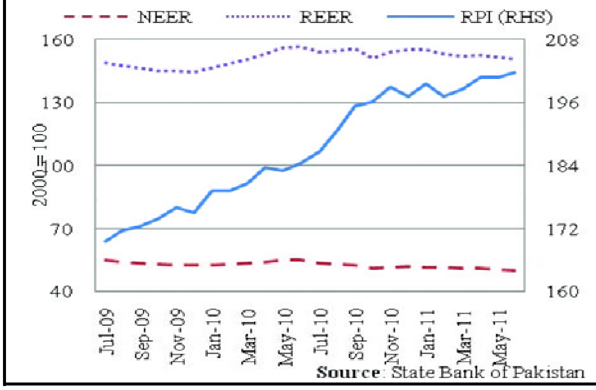

Source: State Bank of Pakistan

زرمبادلہ کے ذخائر

مالی کھاتے کے فاضل میں کمی کے باوجود مجموعی بیرونی حسابات میں بہتری سے م س11ء کے دوران زرمبادلہ کے ذخائر بڑھانے میں مدد ملی۔ چنانچہ جون 2011ء کے اختتام پاکستان کے زرمبادلہ کے ذخائر 18.2 ارب ڈالر کی ریکارڈ سطح پر تھے۔

مجموعی ذخائر کے تفصیلی جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ م س11ء میں ملکی ذخائر میں تمام تر اضافہ اسٹیٹ بینک کے ذخائر کا بڑھنا تھا کیونکہ کمرشل بینکوں میں رکھے گئے ذخائر میں 33 کروڑ 30 لاکھ امریکی ڈالر کی کمی ہوئی۔ دوسری جانب اسٹیٹ بینک کے ذخائر میں 2.6 ارب ڈالر کا اضافہ ہوا جس سے جون 2011ء کے اختتام پر اس کے ذخائر بڑھ کر 15.7 ارب ڈالر ہوگئے (**شکل 8.15**)۔

شکل 8.15: زرمبادلہ کے ذخائر

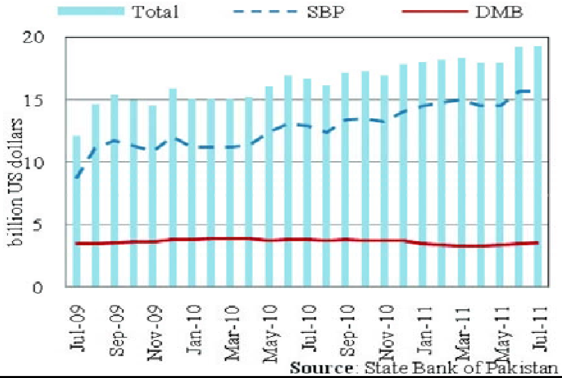

Source: State Bank of Pakistan

یہ بات قابل ذکر ہے کہ م س11ء میں اسٹیٹ بینک کے ذخائر میں آنے والی اور جانے والی رقوم دونوں م س10ء کے مقابلے میں کم ہوئیں۔ خوش قسمتی سے م س11ء میں رقم کے کم اخراج کے باعث آمد رقوم کمزور ہونے کے خاصے اثرات زائل ہوگئے۔ جاری کھاتے کے فاضل اور تیل کی ادائیگی کے التوا کے باعث بین البینک منڈی میں بیرونی کرنسی کے ادخال کی بہت زیادہ ضرورت نہیں پڑی۔ نتیجتاً تقریباً پوری زیر جائزہ مدت کے دوران اسٹیٹ بینک بین البینک منڈی کا خالص خریدار رہا۔

اسٹیٹ بینک کے ذخائر کے برعکس کمرشل بینکوں کے ذخائر سے خالص اخراج ہوا اور آخر جون م س11ء میں 3.5 ارب ڈالر کے ذخائر تھے۔ اس کمی کی بنیادی وجہ بیرونی کرنسی کے

قرضوں کی طلب بڑھنا اور ایف ای 25 امانتوں میں کمی ہے (**شکل 8.16**)۔ زیر جائزہ مدت کے دوران تجارتی حجم میں اضافے اور زرمبادلہ میں پائیداری کے باعث تجارتی مالکاری بڑھی ہے۔ م س11ء کے دوران تجارتی مالکاری 77 کروڑ 80 لاکھ ڈالر بڑھ گئی اور اسی مدت کے دوران ایف ای 25 امانتوں میں صرف 36 کروڑ 70 لاکھ ڈالر اضافہ ہوا۔ تجارتی مالکاری کے 77 کروڑ 80 لاکھ ڈالر میں سے زیادہ رقم درآمد کنندگان (41 کروڑ 50 لاکھ ڈالر) نے استعمال کی۔ برآمد کنندگان (31 کروڑ 30 لاکھ ڈالر) کے استعمال میں کم رقم آئی۔ یہ بات اہم ہے کہ تجارتی مالکاری سے مقامی منڈی میں ڈالر کی سیالیت میں بہتری آتی ہے جس سے شرح مبادلہ کو تقویت ملتی ہے۔

شکل 8.16: ایف ای 25 امانتیں اور تجارتی مالکاری

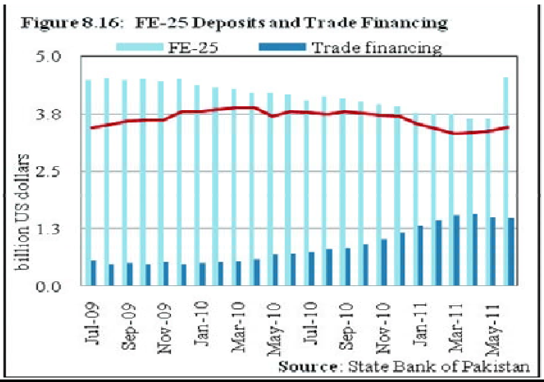

زرمبادلہ کی موزونیت

زرمبادلہ اور درآمدات کا تناسب-- جو موزونیتِ سرمایہ کی پیمائش کے لیے استعمال ہوتا ہے اور ملک کی مالی صحت کا عکاس ہے-- م س11ء میں گذشتہ سال کی سطح 27.9 ہفتے کی درآمدات پر برقرار رہا جو کہ تقریباً گذشتہ مالی سال کی ہی طرح رہا۔ زرمبادلہ کی موزونیت کے ماہانہ تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ م س10ء کے مقابلے میں م س11ء میں درآمدات کی کوریج نسبتاً زیادہ رہی (**شکل 8.17**)۔ م س11ء کے دوران درآمدی بل میں اضافے کے پیش نظر یہ بہتری قابل تعریف ہے۔

شکل 8.17: زرمبادلہ کی موزونیت کا تناسب

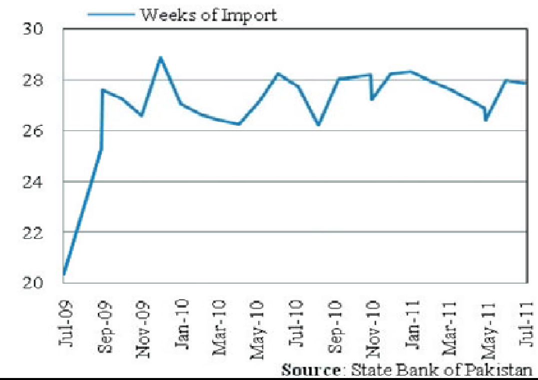

8.4 تجارتی کھاتہ[9]

وفاقی محکمہ شماریات کے اعداد و شمار کے مطابق گذشتہ دو برسوں سے کم ہوتا ہوا تجارتی خسارہ م س11ء میں 0.9 فیصد بڑھ گیا۔ تجارتی کھاتے میں یہ بگاڑ برآمدات سے زیادہ درآمدات میں بڑے اضافے کے باعث آیا جبکہ تجارتی کھاتے میں 28.9 فیصد کی مناسب نمو ہوئی۔ برآمدات کی نمو زیادہ تر م س11ء کی دوسری ششماہی میں مرتکز رہی جبکہ م س11ء کی پہلی ششماہی میں درآمدات زیادہ نمایاں تھیں (**شکل 8.18**)۔

شکل 8.18: تجارتی کھاتہ (سال بسال نمو)

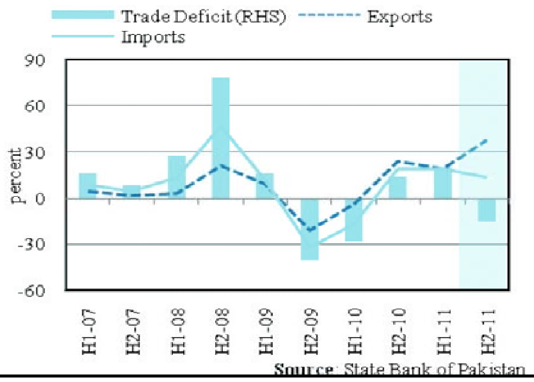

م س11ء کے دوران درآمدات میں ہونے والے 16.4 فیصد اضافے کا سبب عالمی قیمتوں کا بڑھنا تھا کیونکہ اصل میں درآمدات کی مقدار میں کمی آئی جس سے کمزور مقامی طلب کی عکاسی ہوتی ہے۔ تاہم عالمی قیمتوں کے بڑھنے سے برآمدات کو فائدہ پہنچا جس سے برآمدات میں 66.0 فیصد اضافہ ہوا اور باقی اضافہ مقدار بڑھنے کی وجہ سے ہوا۔ برآمدات بڑھانے میں کپاس اور ٹیکسٹائل کا بڑا حصہ ہے تاہم دیگر گروپ جیسے غذائی گروپ، پٹرولیم گروپ، چمڑا، جوتے، طبی و سرجری کے آلات، چھری کانٹے اور کیمیکل و ادویات وغیرہ میں بھی نمایاں نمو ریکارڈ کی گئی۔

9 اس سیکشن کی بحث وفاقی دفتر شماریات کی طرف سے دیے جانے والے کسٹم اعداد و شمار پر مبنی ہے جو اسٹیٹ بینک کے ترتیب دیے ہوئے تجارتی اعداد و شمار سے مختلف ہو سکتے ہیں۔

اگرچہ م س11ء کے دوران برآمدات کی کارکردگی کافی حوصلہ افزا رہی تاہم ساختی مسائل، توانائی کی قلّت اور امن و امان کی صورتحال کے بارے میں خدشات سے ملکی برآمدی صلاحیت کو نقصان ہو رہا ہے۔ یہ مسائل اجناس اور مقامات دونوں کے لحاظ سے برآمدات کی تنوع میں بڑی مشکلات کا باعث ہیں اور ان کی بنا پر ملکی مسابقتی صلاحیت کم ہوتی رہی ہے۔

ورلڈ اکنامک فورم کی عالمی مسابقتی رپورٹ 11-2010ء کے مطابق (**جدول 8.5**) پاکستان کا درجہ گذشتہ سال 101 سے گر کر 123 تک پہنچ گیا ہے۔ خطے میں اس کا مجموعی مسابقتی درجہ بھارت (51)، بنگلہ دیش (107) اور سری لنکا (62) کے مقابلے میں پست ہے۔ خطے کے دیگر ملکوں کے مقابلے پاکستان میں مسابقت کے تمام بڑے عناصر جیسے معاشی استحکام، صحت اور پرائمری تعلیم، اعلیٰ تعلیم و تربیت اور افرادی قوت کی منڈی کی کارگذاری پست سطح پر ہیں۔

جدول 8.5: عالمی مسابقتی درجہ بندی

	2009-10ء	2010-11ء
پاکستان	101	123
بھارت	49	51
بنگلہ دیش	106	107
سری لنکا	79	62
نیپال	125	130
ملائیشیا	24	26
تھائی لینڈ	36	38
فلپائن	87	85

ماخذ: عالمی مسابقتی رپورٹ 11-2010ء

شکل 8.19: عالمی اجناسی قیمت اشاریہ اور برآمدی نمو

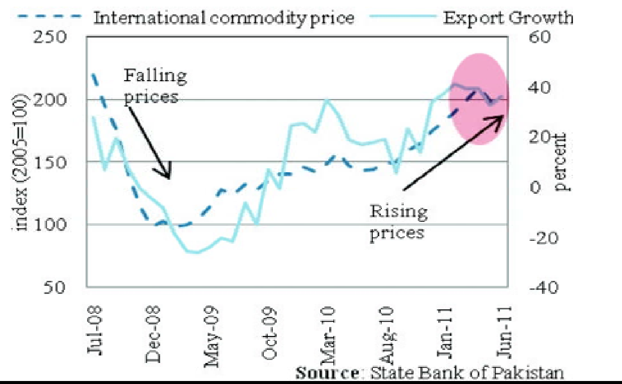

Source: State Bank of Pakistan

مستقبل میں برآمدات میں سست روی خصوصاً ٹیکسٹائل اور کپاس کی برآمدات کی وجہ سے تجارتی خسارے میں اضافے کا امکان ہے۔ یہ نتیجہ کئی عوامل کی بنیاد پر اخذ کیا گیا ہے جیسے (1) اشیا خاص طور پر کپاس کی عالمی قیمتوں میں کمی (**شکل 8.19**) اور (2) ترقی یافتہ معیشتوں کی بحالی کے بارے میں خدشات۔[10] دوسری جانب پٹرولیم مصنوعات کی مقداری اور اوسط قیمتوں دونوں کے بڑھنے کی وجہ سے م س12ء میں مجموعی درآمدی بل میں اضافہ ہو سکتا ہے۔

شکل 8.20: تناسبات تجارت

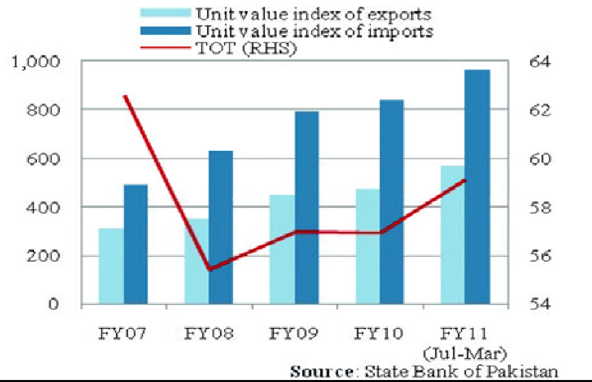

Source: State Bank of Pakistan

تناسبات تجارت

م س09ء میں جب سے اجناس کی قیمتیں بڑھنا شروع ہوئی ہیں پاکستان کے تناسبات تجارت میں بہتری آئی ہے۔ اس کا سبب درآمدات کے اکائی قدر اشاریے سے زیادہ برآمدات کے اکائی قدر اشاریے میں اضافہ ہے (**شکل 8.20**)۔ پاکستان کی بیشتر برآمدات میں کم قدر اضافی کی حامل مصنوعات شامل ہیں اور گذشتہ دو برس کے دوران عالمی منڈیوں میں ان کی قیمتوں میں نمایاں اضافہ دیکھا گیا ہے۔ دوسری جانب پاکستان کی درآمدات میں زیادہ تر تیل اور صارفی اشیا کے لیے خام مال شامل ہیں جن کی قیمتوں میں اسی مدت کے دوران قدرے کم اضافہ ہوا ہے۔

8.4.1 برآمدات

م س11ء کے دوران برآمدات میں 28.9 فیصد کا اضافہ دیکھا گیا جبکہ گذشتہ مالی سال 9.1 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ مطلق لحاظ سے 24.9 ارب امریکی ڈالر کی برآمدات ملکی تاریخ میں سب سے

[10] پاکستان، بھارت، چین اور برازیل میں کپاس کی پیداوار میں متوقع اضافے کی وجہ سے کپاس کی قیمتوں میں نمایاں کمی کا امکان ہے۔ م س11ء میں کپاس کی قیمتیں بڑھنے میں سٹے بازی کا بھی حصہ تھا جس کی شدت مستقبل میں کپاس کی بہتر فصل کے امکانات کے باعث کم ہو گئی ہے۔

بلند تھیں۔ یہ سنگ میل کپاس اور ٹیکسٹائل سے متعلق برآمدات میں 35.2 فیصد اضافے کی مدد سے عبور کیا گیا جبکہ دیگر اہم گروپوں بشمول غذا، ٹیکسٹائل، چمڑے کی مصنوعات، کیمیکلز اور ادویات وغیرہ میں شاندار نمو سے مدد ملی (**شکل 8.21**)۔

ماہانہ تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ م س11ء کی دوسری ششماہی کے دوران برآمدات میں بیشتر اضافہ ان وجوہ سے ہوا: (1) اشیا کی عالمی قیمتوں کا بڑھنا اور (2) حقیقی مؤثر شرح مبادلہ میں 2.08 فیصد کی کمی۔

م س11ء کے دوران برآمدی کارکردگی میں بہتری سے قطع نظر یہ بات باعث تشویش ہے کہ پاکستانی برآمدات کے اجزائے ترکیبی میں بگاڑ آرہا ہے اور وہ تیار شدہ سے نیم تیار شدہ اشیا اور بنیادی اجناس کی طرف بڑھ رہی ہیں (**شکل 8.22**)۔ تازہ ترین دستیاب اعداد و شمار کے مطابق مجموعی پاکستانی برآمدات میں تیار شدہ اشیا کا حصہ تقریباً 71 فیصد ہے جبکہ بنگلہ دیش میں 88 فیصد ہے۔ بھارت اور سری لنکا کی برآمدات میں تیار شدہ اشیا کا حصہ 67 فیصد ہے۔[11]

شکل 8.21: برآمدی نمو میں حصہ

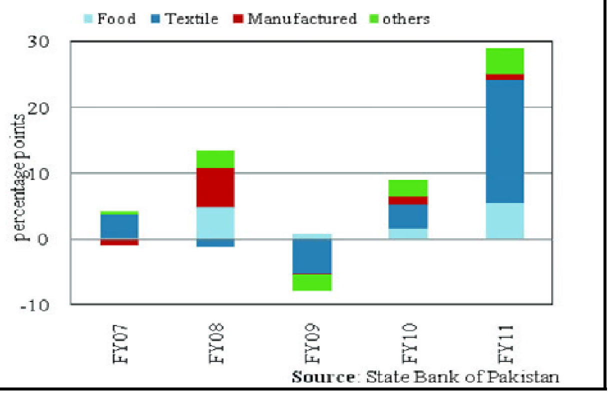

شکل 8.22: برآمدات کی ہیئت ترکیبی

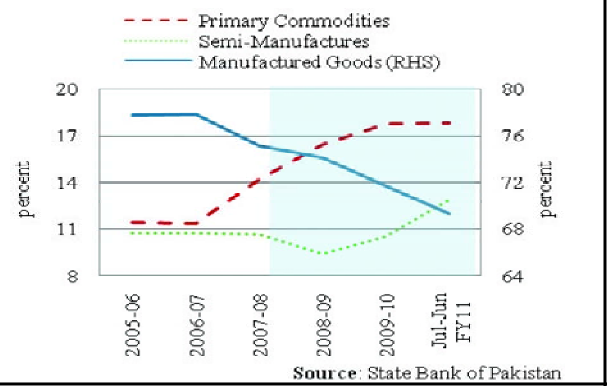

غذائی برآمدات میں مضبوط نمو ریکارڈ کی گئی

غذائی برآمدات کے تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ برآمدات کے اس زمرے کی نمو میں تیزی گندم، مچھلی، گوشت، پھل اور سبزیوں کی برآمدات کے باعث آئی اور ساتھ ہی ان اجناس کی بہتر پیداوار اور بلند قیمتوں نے اس میں اہم کردار ادا کیا (**جدول 8.6**)۔

غذائی برآمدات میں گندم کا حصہ 55 فیصد سے زائد ہے اس کے بعد سبزیاں (9.0 فیصد)، مچھلی (6.7 فیصد) اور گوشت (5.1 فیصد) ہیں۔ م س11ء میں گندم کی برآمدات میں غیر معمولی اضافے کی وجوہات یہ ہیں: (1) روس، امریکہ اور کینیڈا میں پیداواری نقصانات کے باعث عالمی قیمتوں کا بڑھنا اور (2) گذشتہ سال کے رکھے ہوئے اسٹاک سے برآمدات کے لیے فاضل دستیابی اور م س12ء میں شاندار فصل ہونے کی توقع۔[12]

گوشت کی برآمدات میں مسلسل پانچ سال سے مضبوط نمو دیکھی جارہی ہے اور م س07ء سے اس میں تقریباً چار گنا اضافہ ہوا ہے۔ اس نمو کا سبب مقدار اور قیمت دونوں میں اضافہ ہے۔ گوشت اور اس سے تیار اشیا کی بلند طلب کی وجہ سعودی عرب کی طلب میں اضافہ ہے کیونکہ سعودی عرب نے بعض افریقی ممالک سے گوشت کی درآمدات پر پابندی لگا دی ہے۔ حلال گوشت کی صنعت، جس کی دنیا بھر میں 10 کھرب ڈالر سے زائد فروخت ہے، کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے سندھ سرمایہ کاری بورڈ نے م س11ء کے آغاز سے حلال گوشت کی صنعت کے فروغ کے لیے کئی اقدامات کیے۔ انہی کوششوں کی وجہ سے سندھ اور پنجاب میں گلہ بانی کے شعبے کے سیلاب سے شدید متاثر ہونے کے باوجود گوشت کی پیداوار اور برآمدات بڑھی ہیں۔ م س12ء میں گوشت کی پیداوار اور اس کی برآمدات میں مزید اضافے کا امکان ہے۔

م س10ء کے دوران **مچھلی اور اس کی مصنوعات** میں کمی کے بعد م س11ء میں برآمدات بڑھ کر 29 کروڑ 70 لاکھ امریکی ڈالر ہوگئیں حالانکہ یورپ ہمارے لیے برآمدی منڈی نہیں رہا۔[13] پاکستان نے مصر اور دیگر منڈیوں جیسے چین، متحدہ عرب امارات، تھائی لینڈ، کوریا، سعودی عرب اور انڈونیشیا کو اپنے جھینگے بلند نرخوں پر برآمد کیے جس سے نہ صرف

11 عالمی ترقیاتی رپورٹ 2011ء۔

12 تازہ سرکاری تخمینے کے مطابق م س12ء کے دوران گندم کی پیداوار ڈھائی کروڑ ٹن رہنے کی توقع ہے جبکہ م س11ء میں حقیقی پیداوار 2 کروڑ 42 لاکھ 14 ہزار ٹن تھی۔

13 یورپی یونین نے معیار کی شرائط پر پورا نہ اترنے پر اپریل 2007ء میں پاکستان کی سمندری غذا کی درآمدات پر پابندی عائد کی۔

یورپ کے بطور برآمدی منڈی ختم ہونے سے 3 سے 4 کروڑ ڈالر سالانہ کا نقصان پورا ہوا بلکہ درآمدی آمدنی بھی بڑھی۔ مجموعی طور پر م س11ء کے دوران مچھلی اور اس سے متعلقہ برآمدات بڑھ کر 131,700 ٹن (29 کروڑ 73 لاکھ ڈالر) ہوگئیں جبکہ گذشتہ سال 106,000 ٹن (22 کروڑ 70 لاکھ ڈالر) تھیں۔ مچھلی اور اس سے تیار شدہ مصنوعات کی برآمدات بڑھانے کے لیے کئی اقدامات کیے جا رہے ہیں جیسے (1) موجودہ لیبارٹری کے انفراسٹرکچر میں توسیع تاکہ تجربات اور توثیق کی سہولت فراہم کی جائے جو برآمدی منڈیوں کو قابل قبول ہو، (2) گڈانی، دام، پسنی اور جیوانی پر مچھلیوں کی جیٹی کو بہتر بنانے کے لیے مالی مدد کی فراہمی، (3) صوبہ بلوچستان کی حکومت کی شراکت سے مکران ساحل پر لنگراندازی کے مقامات/جیٹی/بندرگاہوں جیسی سہولتوں کی فراہمی کو یقینی بنانا اور (4) کورنگی میں سمندری غذا تیار کرنے والی کمپنیوں کو اسموکڈ، ڈبہ بند، تازہ اور منجمد مچھلیوں کی مصنوعات کے لیے ایک ٹریسبلٹی نظام کی تیاری میں مدد کرنا۔ چونکہ یورپی یونین مشن نے پاکستان کو ان ممالک کی فہرست میں شامل نہیں کیا ہے جہاں ملکی پیداواری سہولتوں کی جانچ کے لیے 2011ء میں دورے کیے جائیں گے اس لیے پاکستان اگلے سال بھی یورپی یونین کو سمندری غذا کی برآمدات شروع نہیں کر سکے گا۔

دوسری جانب م س11ء میں عالمی منڈی میں بلند نرخوں کے باوجود چاول کی برآمدات میں کمی آئی اور سیلاب کی وجہ سے بن چھلے چاول کی پیداوار میں 17 لاکھ ٹن کا نقصان ہوا۔ م س11ء میں چاول کی پیداوار صرف 48 لاکھ 20 ہزار ٹن رہی جبکہ م س10ء میں 66 لاکھ 10 ہزار ٹن تھی۔ چاول کی برآمدات میں تمام تر کمی غیر باسمتی چاول کے پست برآمدی حجم کے باعث ہوئی جبکہ باسمتی چاول کی مقداری برآمدات میں اضافہ ریکارڈ کیا گیا ہے۔

جدول 8.6: غذائی برآمدات

ملین امریکی ڈالر

	مطلق تبدیلی	مقداری اثر	قیمت کا اثر
غذائی گروپ	1050.9		
چاول	-45.7	-188.4	142.6
باسمتی	79.2	-230.6	105.7
دیگر	-124.9	55.0	15.4
مچھلی و مچھلی سے تیار مصنوعات	70.3	55.0	15.4
پھل	26.0	-10.7	36.7
سبزیاں بشمول زیر زمین اگنے والی سبزیاں	95.1	48.1	47.0
خام تمباکو	12.6	-2.4	15.0
گندم	580.9	340.7	240.2
مصالحے	9.1	-1.3	10.5
روغنی بیج اور گری وغیرہ	0.5	3.0	-2.5
چینی	0	0	0
گوشت اور اس سے تیار مصنوعات	53.8	42.5	11.2
دیگر تمام غذائی اشیا	248.4		

ماخذ: وفاقی دفتر شماریات

جدول 8.7: مقدار و قیمت کا اثر (م س11ء)

ملین امریکی ڈالر

	مقداری اثر	قیمت کا اثر
خام کپاس	-30.1	171.1
سوتی دھاگہ	-217.5	948.6
ہوزری	398.1	138.8
سوتی کپڑا	489.8	273.1
تیار ملبوسات	409.2	106.8
چادریں	-84.1	425.1
تولیے	-43.3	135.4
مجموعی اثر	**1471.1**	**2905.3**

ماخذ: وفاقی دفتر شماریات

م س11ء کے دوران ٹیکسٹائل کی برآمدات میں وسیع البنیاد اضافہ دیکھا گیا[14]

م س11ء میں ٹیکسٹائل کی برآمدات میں 35.2 فیصد کا اضافہ دیکھا گیا جبکہ گذشتہ سال 6.8 فیصد اضافہ ہوا تھا جس کا سبب یہ ہے: (1) کپاس اور ٹیکسٹائل مصنوعات کے بلند نرخ، (2) یورپی یونین اور امریکہ میں ٹیکسٹائل اور کپڑوں کی طلب میں اضافہ اور (3) نامیہ مؤثر اور حقیقی مؤثر شرح مبادلہ میں کمی۔

یہ بات اہم ہے کہ م س11ء میں نہ صرف کم قدر اضافی کی حامل ٹیکسٹائل مصنوعات جیسے سوتی دھاگہ اور سوتی کپڑے میں 20 فیصد سے زائد نمو ہوئی بلکہ بلند قدر اضافی کی حامل اشیا جیسے چادر، تولیے اور تیار ملبوسات میں بھی مضبوط نمو ریکارڈ کی گئی۔ اگرچہ ٹیکسٹائل کی تمام اجزا پر قیمت کا اثر بدستور غالب ہے تاہم ہوزری، سوتی کپڑے اور تیار ملبوسات میں مقدار کے اثر کا برآمدات بڑھانے میں نمایاں حصہ ہے (**جدول 8.7**)۔

مزید برآں اشیا سازی کے عمل میں بار بار تعطل سے ظاہر ہوتا ہے کہ پاکستان کی بڑے خریداروں کو فراہم کرنے کی صلاحیت محدود ہوگئی ہے۔ اسی لیے اس سے نمٹنے کے لیے پاکستانی

14 ٹیکسٹائل برآمدات پر مزید تفصیلات کے لیے سیکشن 2.3.2 دیکھیے

برآمدات نسبتاً چھوٹے درآمد کنندگان کو زیادہ ہدف بنا رہی ہے۔ یہ حکمت عملی قابل فہم ہے کیونکہ بھارت، بنگلہ دیش، سری لنکا بڑے خریداروں کو اشیا فراہم کرتے ہیں جبکہ چین مستحکم برانڈز فراہم کرنے کی جانب منتقل ہو رہا ہے۔ اس سے چھوٹے درآمد کنندگان رہ جاتے ہیں جن کے آرڈر موجودہ مسائل کے ساتھ پورے کیے جاسکتے ہیں۔

غیر غذائی، غیر ٹیکسٹائل برآمدات میں م س11ء کے دوران 16.0 فیصد اضافہ دیکھا گیا جبکہ گذشتہ سال 13.3 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ یہ نمو پٹرولیم مصنوعات، خام اور تیار شدہ چمڑے، جوتے، طبی و سرجری کے آلات، کیمیکلز و ادویات اور انجینئرنگ کی اشیا کی وجہ سے ہوئی۔ کھاد، زیورات، سیمنٹ اور راب کی برآمدات میں کمی واقع ہوئی تاہم اس سے باقی غیر غذائی غیر ٹیکسٹائل برآمدات میں اضافے کا اثر جزواً زائل ہوگیا۔

کیمیکلز اور ادویات کی برآمدات میں م س11ء کے دوران 21.8 فیصد نمو ہوئی حالانکہ کھاد اور ادویات کی برآمدات میں کمی آئی۔ اس برآمدی آمدنی میں دیگر ذیلی شعبوں جیسے پلاسٹک کا سامان اور دیگر کیمیکلز کا اہم کردار تھا۔ م س11ء کے دوران پلاسٹک کے سامان کی برآمدی آمدنی میں 50.4 فیصد اور دیگر کیمیکلز میں 20.5 فیصد اضافہ ہوا۔ یہ اضافہ بھارت سے آنے والے کیمیکلز جیسے پولی تھلین اور پیورٹیریف تھیلک ایسڈ کی درآمدی طلب بڑھنے کی وجہ سے ہوا۔

جدول 8.8: درآمدی نمو میں حصہ

فیصد

	م س08ء	م س09ء	م س10ء	م س11ء
خوراک و زراعت	9.6	-1.6	0.1	5.3
پٹرولیم	13.5	-4.9	1.5	5.9
ٹیکسٹائل	2.6	-1.7	0.6	3.0
مشینری، ٹرانسپورٹ اور دھات	2.3	-3.8	-2.2	-0.6
دیگر	2.9	-0.9	-0.3	2.9
کل	30.9	-12.9	-0.3	16.4

ماخذ: وفاقی دفتر شماریات

جدول 8.9: درآمدات کے مجموعی اضافے میں حصہ

ملین امریکی ڈالر

	مطلق تبدیلی فیصد میں	مقدار کا اثر	قیمت کا اثر
خام پٹرولیم	28.7	581.2	1054.6
پام آئل	12.2	186.0	516.4
دیگر کیمیکلز	8.5	دستیاب نہیں	دستیاب نہیں
پٹرولیم مصنوعات	7.3	-1040.7	1457
چینی	6.9	312.2	78.7
خام کپاس	6.5	3.1	368.8
پلاسٹک کا سامان	5.1	295.6	-3.5
دیگر ٹیکسٹائل کی اشیا	5.0	دستیاب نہیں	دستیاب نہیں
ٹیلی کام	4.6	دستیاب نہیں	دستیاب نہیں
مصنوعی ریشہ	3.0	95.3	74.7
کل	**87.9**	**-34.3**	**4208.9**

ماخذ: وفاقی دفتر شماریات

چمڑے کی اشیا میں م س11ء کے دوران 17.3 فیصد اضافہ ہوا۔ اس نمو میں سب سے بڑا حصہ چمڑے کے کپڑوں اور اس کے بعد چمڑے کے دستانوں کا ہے۔ م س11ء کے دوران جوتوں کی برآمدات میں 16.5 فیصد اضافہ ہوا۔ جوتے کی مصنوعات میں چمڑے کے بنے ہوئے جوتوں کی برآمدات میں 26.4 فیصد اور کرمچ (کینوس) کے جوتوں میں 51.0 فیصد نمو ہوئی۔ روایتی منڈیوں میں طلب بڑھنے اور بہتر برآمدی قیمتوں کے باعث چمڑے کی اشیا سازی اور جوتوں کی برآمدات بڑھی ہیں۔

پاکستان کے **سیمنٹ** کی برآمد میں مسلسل دوسرے سال کمی آئی۔ اس کی وجوہات یہ ہیں: (1) متحدہ عرب امارات سے طلب میں کمی، (2) سیمنٹ کی درآمدات پر بھارت کی جانب سے رکاوٹیں، (3) افغانستان میں بلند درآمدی ڈیوٹی کا نفاذ اور (4) مشرق وسطیٰ اور بھارت میں پیداواری گنجائش میں اضافہ۔

8.4.2 درآمدات

گذشتہ دو برسوں تک کمی کے بعد م س11ء میں درآمدات 16.4 فیصد بڑھیں جبکہ گذشتہ سال فیصد کی برائے نام کمی ہوئی تھی۔ اس کا سبب غذا، پٹرولیم، ٹیکسٹائل اور زراعت و کیمیکل گروپ کی درآمدات میں اضافہ ہے جبکہ مشینری، ٹرانسپورٹ کی اشیا اور دھاتوں کی درآمدات میں کمی آئی (**جدول 8.8**)۔ درآمدات میں اضافے کے کئی اسباب ہیں جس میں: (1) اشیا کی عالمی قیمتوں خصوصاً پٹرولیم مصنوعات اور پام آئل کے نرخوں میں اضافہ، اور (2) اگست 2010ء میں سیلاب کے باعث دالوں، شکر اور کپاس کی مقامی قلّت شامل ہیں۔

اہم اجناس جن میں اضافہ ریکارڈ کیا گیا

م س11ء کے دوران خام پٹرولیم کی درآمد میں 51.6 فیصد نمو دیکھی گئی جبکہ گذشتہ سال 20.6 فیصد کمی ہوئی تھی۔ پٹرولیم مصنوعات کی درآمد میں 6.1 فیصد کی معتدل نمو ہوئی جو تمام

ترقیمتوں میں اضافے کی وجہ سے تھی۔ پٹرولیم مصنوعات کی پست درآمدی مقدار کا سبب ہائی اسپیڈ ڈیزل، فرنس آئل اور موٹر گیسولین کی مقامی پیداوار کا بڑھنا ہے۔

غذائی گروپ میں شامل پام آئل اور شکر کا غذائی برآمدات کی مجموعی نمو میں حصہ 72 فیصد کے قریب ہے۔ اگرچہ پام آئل کے درآمدی بل میں اضافے کی اصل وجہ قیمتوں کا بڑھنا ہے تاہم مقدار بڑھنے کا سبب سال کے اوائل میں اس جنس کی درآمدی ڈیوٹی میں کمی ہوسکتی ہے۔ مقامی قلّت کے باعث چینی کی درآمدات میں اضافہ ہوا۔ سندھ اور پنجاب میں سیلاب کے بعد سازگار موسم ہونے کی وجہ سے گنے کی پیداوار میں اضافے کا امکان ہے جس کی وجہ سے م س12ء میں چینی کی درآمدت میں کمی کی توقع ہے۔

خام کپاس کی درآمدات میں اضافے کا بنیادی سبب عالمی منڈی میں قیمتوں کا بلند ہونا تھا۔ اس کے ساتھ مقداری درآمدات میں معمولی اضافہ دیکھا گیا (**جدول 8.9**)۔ پاکستان لمبے ریشے کا سوتی دھاگہ درآمد کرتا ہے اور توقع ہے کہ مارچ 11ء میں کپاس کی قیمتوں کے اپنی بلندترین سطح سے نیچے آنے کے بعد م س12ء میں خام کپاس کی درآمدات میں کمی واقع ہوگی۔[15]

گذشتہ سال کی طرح م س11ء کے دوران ٹیلی مواصلات شعبے کی درآمدات میں تیز نمو دیکھی گئی جس کا بنیادی سبب حکومت کی طرف سے کم قیمت چینی موبائل فون درآمد کرنے کی اجازت کے بعد موبائل فون کی درآمدات کا بڑھنا ہے۔

شکل 8.23: ٹیکسٹائل مشینری اور موبائل فون کی درآمدات

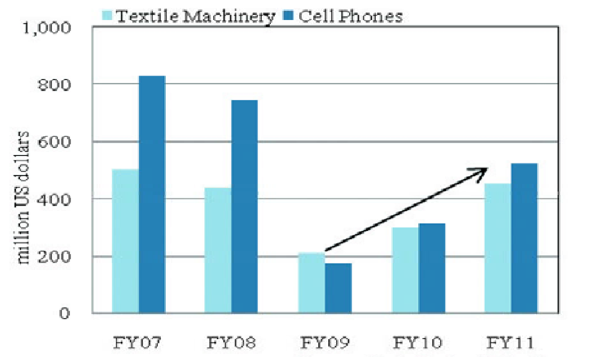

Source: State Bank of Pakistan

جدول 8.10: مکمل ساختہ یونٹ کی درآمدات (ملین امریکی ڈالر)						
		قدر			نمو (فیصد)	
	عمر کی حد	مکمل ساختہ یونٹ	موٹر کار		مکمل ساختہ یونٹ	موٹر کار
م س06ء	10 سال	563.0	371.7		-	-
م س07ء	5 سال	453.5	312.0		-19.5	-16.1
م س08ء	3 سال	444.8	237.4		-1.9	-23.9
م س09ء	3 سال	173.8	81.8		-60.9	-65.5
م س10ء	3 سال	211.3	103.1		21.6	25.9
م س11ء		219.4	145.8		3.8	41.5
م س11ء						
جولائی تا دسمبر	3 سال	87	48.6		-	-
جنوری تا جون	5 سال	132.4	97.2		52.2	100.0

ماخذ: وفاقی دفتر شماریات

اگرچہ م س11ء کے دوران مجموعی طور پر مشینری گروپ کی درآمدات میں کمی دیکھی گئی تاہم ٹیکسٹائل مشینری کی درآمدات میں بہتری جاری رہی۔ م س11ء میں ٹیکسٹائل کی درآمدات میں 53.0 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال 41.3 فیصد بڑھی تھی۔ ٹیکسٹائل مشینری کی درآمدات بڑھنے کی وجوہات یہ ہیں: (الف) پرانی مشینیں خصوصاً بُنائی کے شعبے کی مشینیں تبدیل کی گئیں اور (ب) اسپننگ اور سلائی کے شعبے میں نئی مشینیں درآمد کی گئیں (**شکل 8.23**)۔

اسی طرح م س11ء میں ٹرانسپورٹ گروپ کی درآمدات 3.9 فیصد کم ہوئیں جبکہ موٹر کار اور موٹر سائیکل کی درآمدات تیزی سے بڑھیں۔ م س11ء میں موٹر کاروں کی مکمل ساختہ اکائیوں کی درآمدات میں 41.5 فیصد اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال 29.5 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ یہ نمو اس لیے متوقع تھی کہ دسمبر 2010ء میں حکومت نے درآمدہ کاروں کی عمر کی حد 3 سال سے بڑھا کر 5 سال کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔[16] مکمل ساختہ اکائیوں کی درآمدات عمر کی حد کے راست متناسب ہیں (**جدول 8.10**)۔ تاہم اس فیصلے کا اثر توقع سے خاصا کم رہا کیونکہ شرح مبادلہ میں کمی ہوئی، شرح سود بڑھ گئی اور معاشی صورتحال میں بگاڑ آیا۔

اہم اجناس جن کی درآمدات میں کمی دیکھی گئی

دیگر ٹرانسپورٹ آلات، گندم، زرعی مشینری، تیارشدہ کھاد، تعمیراتی و کان کنی کی مشینوں میں بڑی کمی دیکھی گئی (**جدول 8.11**)۔

15 مارچ 2011ء میں کپاس کے نرخ 229.67 امریکی سینٹ فی پاؤنڈ سے کم ہوکر ستمبر 2011ء میں 116.65 سینٹ فی پاؤنڈ ہوگئے: Cotlook 'A Index', Middling 1-3/32 inch staple, CFR Far Eastern ports

16 عمر کی حد بڑھانے سے گاڑیوں کی لاگت کم ہوجاتی ہے کیونکہ درآمد کنندگان بلند فرسودگی الاؤنس کا دعویٰ کرسکتے ہیں۔ درآمد کنندہ گذشتہ 36 فیصد کے مقابلے میں اب 60 فیصد فرسودگی الاؤنس کا دعویٰ کرسکتے ہیں۔

م س11ء کے دوران ٹرانسپورٹ کے دیگر آلات میں 88.6 فیصد کمی آئی جس کا سبب ریلوے سے متعلق (ریل کی مرمت کی گاڑیاں اور انجنوں کے دیگر حصے) یکبارگی درآمدات کی عدم موجودگی تھی جو گذشتہ سال درآمدی بل بڑھانے کا باعث بنی تھی۔

گندم کی درآمدات مسلسل دوسرے سال گھٹ گئیں اور م س11ء کے دوران 87.3 فیصد کم ہوئیں۔ اس کمی کا سبب بہتر مقامی پیداوار اور م س10ء سے بچنے والا اسٹاک ہے۔

جہاں تک **تیار شدہ کھاد** کے گروپ کی درآمدات کا تعلق ہے تو اس میں بھی نمایاں کمی دیکھی گئی جس کی تمام تر وجہ درآمدات کی مقدار کم ہونا ہے۔ اکائی قدر 20 فیصد بڑھ گئی۔ مقدار میں کمی کا سبب ملک میں کھاد خصوصاً یوریا کی پیداواری گنجائش بڑھنا تھا۔ م س11ء میں پاکستان کھاد کی پیداواری گنجائش میں 14 لاکھ ٹن اضافہ کر سکا۔[17]

جدول 8.11: درآمدات میں سال بسال کمی کے اجزا

فیصد

	م س09ء	م س10ء	م س11ء
دیگر ٹرانسپورٹ آلات	-69.7	464.3	-88.6
اَن پسا گندم	25.4	-96.2	-87.3
زرعی مشینری	-18.1	77.1	-50.3
تیار کھاد	-38.4	73.6	-43.5
تعمیرات و کان کنی مشینری	7.6	-41.7	-29.9
بجلی پیدا کرنے کی مشینری	48.5	-17.9	-29.4
سونا	50.1	274.2	-21.0
طیارے، جہاز اور کشتیاں	-45.5	58.9	-19.1
لوہا اور اسٹیل	5.6	-7.8	-6.6
دیگر مشینری	10.6	-28.6	-5.0

ماخذ: وفاقی دفتر شماریات

تعمیرات و کان کنی کی مشینوں اور لوہے اور فولاد کی درآمدات میں کمی آئی جو شاید مقامی طلب گھٹنے سے پست تعمیراتی سرگرمیوں کی عکاسی کرتی ہے۔ م س11ء کے دوران بجلی پیدا کرنے والی مشینری کی درآمدات میں کمی کا بڑا سبب گذشتہ سال کا ذخیرہ موجود ہونا تھا۔

17 م س11ء کے دوران پیداواری گنجائش میں اینگرو نے 13 لاکھ ٹن جبکہ فاطمہ فرٹیلائزر نے ایک لاکھ ٹن کا اضافہ کیا۔